نقشِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس وقت ملک میں قحط سالی کے آثار ہیں، خشک سالی اور ضروریاتِ زندگی کی گرانی اور نایابی ایک بھیانک صورت اختیار کر رہی ہے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدانخواستہ ہمارے ترقیاتی، زراعتی اور معاشی منصوبے ناکام ہو رہے ہیں۔ ایسے حالات میں ایک مسلمان اپنے ایمان و یقین کی روشنی میں صرف یہی کہہ سکتا ہے کہ ہماری نظریں وسائلِ معاش کے خالق سے ہٹ گئی ہیں۔ ہمارا بھروسہ ترقیاتی منصوبوں پر ہے، اور ہمارا سہارا صرف وسائل و اسباب ہی پر رہ گیا ہے۔ بلاشبہ ان اسباب کی اپنی جگہ اہمیت ہے۔ اور حسبِ ارشادِ خداوندی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ (تمہارے نفع کے لئے خدا نے زمین کا سب کچھ پیدا کیا۔) خدا کی دی ہوئی طاقت و قوت اور وسائل کو کام میں نہ لانا منشارِ قدرت کی خلاف ورزی اور احسانِ تسخیرِ کائنات کی ناشکری ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ حقیقت کسی لمحہ بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونی چاہیئے کہ ہماری تمام معاشی اور اقتصادی قوتوں کا سرچشمہ خالقِ کائنات ہی ہے، اور ہم کسی بھی لمحہ اسکے جود و کرم سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ کہ اسباب کا مسبب اور وسائل کا کارساز وہی ہے ——— پس جسطرح کہ ہماری بجلی پاور ہاؤس کے بغیر کچھ بھی نہیں اسی طرح اسکی مرضی اور خوشنودی کے بغیر ہمارے سارے منصوبے، ہماری زراعتی اسکیمیں اور ترقیاتی پنجسالے ہیچ اور بے کار ہیں۔ ایک پانی ہی کو لے لیجئے اگر وہ بارش نہ برسائے تو زمین میں پانی کے چشمے کہاں سے پھوٹیں۔؟ پھر کون ہوگا جو آپ کیلئے صاف ستھرا پانی لائے۔ (فمن یاتیکم بماءٍ معین) اور جب پانی نہ ہو تو یہ ٹیوب ویل کس کام کے؟ اور اگر دریا خشک ہوں تو ان دیو ہیکل ڈیم اور پاور ہاؤسوں کی کیا قدر و قیمت ہو گی۔؟ ——— قرآن کہتا ہے کہ نظر مسبب الاسباب پر رکھو، اسباب پر نہیں۔ کیونکہ اسباب میں زندگی وہی ڈالتا ہے۔ زندگی اور ہلاکت کے سب اسباب اُسی کی قدرت میں ہیں ——— دیکھیئے وہ کتنے صاف اور دو ٹوک الفاظ میں اعلان کر رہا ہے:

امّن ھٰذا الذی یرزقکم ان امسک رزقہ بل لجوا فی عتوٍ و نفور۔

وہ کون ہے جو روزی دے تم کو اگر وہ روزی کے اسباب بند کر دے، کوئی نہیں مگر یہ لوگ اپنی شرارت اور سرکشی پر اڑے ہیں۔